ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیاد

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ

۱۱ر مئی ۱۹۸۴ء

کے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ و تشریح — محمد سعید الرحمن علوی

علم کیوں کر اُٹھے گا

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

(مشکوٰۃ شریف ۔ کتاب العلم)

علم اور عبادت دو بڑی اہم چیزیں ہیں اور علماء کے نزدیک ان میں سے علم افضل ہے ۔ کیونکہ عبادت انسان کا وظیفہ زندگی ہے ۔ تو علم اللہ تعالےٰ کی لازمی صفت ۔ وکان اللہ علیما حکیما ، انک انت العلیم الحکیم (وغیرہ ذالک من الآیات القرآنیہ)

اللہ رب العزت نے انسان کو سب سے پہلے اسی صفت سے نوازا ۔ وعلّم آدم الاسماء کلھا

حضور علیہ السلام کے لئے ارشاد ہے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (آپ کو وہ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے) حضور علیہ السلام خاتم الانبیاء والمعصومین تھے ۔ آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو علم ہی بطور وراثت چھوڑ گئے ۔ جیسا کہ مشہور حدیث ہے کہ انبیاء علیہم السلام دراھم و دینار چھوڑ کر نہیں جاتے وہ علم چھوڑ کر جاتے ہیں ۔ جسے علم سے کوئی حصہ ملا اسے حصہ وافر عطا ہوا ۔ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت ایک ادنیٰ امتی پر ۔ اور عالم کا ایک مسئلہ بتلانا عابد کی ساری رات کی عبادت سے افضل ہے ۔ علم بطور علم حاصل کیا جائے ، رضاء الٰہی مقصد زندگی ہو تو اس سے بڑی سعادت کوئی نہیں ۔ لیکن اگر علم کا مقصد حصول دنیا ہو تو نبی کریم علیہ السلام کے ارشاد کے بقول ایسا عالم قیامت کی صبح اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جائیگا ۔ اور اس کے ساتھ اس شہید اور سخی کا بھی یہی انجام ہوگا جنہوں نے محض نام و نمود کے لئے جان کٹائی اور مال خرچ کیا ۔

حقیقت یہ ہے کہ علماء اللہ تعالےٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہوتی ہے ۔ ایسی نعمت جس کا تعلق انسان کی باطنی زندگی اور اخروی حیات سے ہے ۔ ایک سچا اور صحیح عالم فی الحقیقت وارث انبیاء ہوتا ہے لیکن وہ لوگ جو برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق جاہل مطلق ہوں ، لیکن انہوں نے روپ عالم کا دھار رکھا ہو اور لوگوں میں بطور عالم ان کی شہرت ہو اور اس شہرت کے لئے انہوں نے خود پاپڑ بیلے ہوں ایسے لوگ دوسروں کی بدبختی و گمراہی کا ذریعہ بنتے ہیں ۔ ان کا انجام انتہائی خوفناک ہوگا جس طرح علم کو چھپانے کی سزا یہ ہے کہ قیامت میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی ۔ اسی طرح جاہل ہو کر علم کا شور و غوغا کرنا اور لوگوں کی رہنمائی کا دعویٰ کرنا کمال درجہ کی شقاوت و بدبختی ہے اور اغلباً یہی لوگ ہوں گے جن کے خلاف عوام الناس اللہ رب العزت کے حضور استغاثہ دائر کریں گے ۔ اور

(باقی ۹ پر)

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم



آرڈیننس

مسلمانان پاکستان بالخصوص مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ـــــ اور علی الاخص مجلس تحفظ ختم نبوّت مستحق تبریک ہے کہ ان سب کی مساعی رنگ لائی اور صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے قادیانیت کے متعلق ایک ایسا آرڈیننس نافذ کر دیا جس کی وجہ سے قانونی اور آئینی طور پر قادیانیت کے سلسلہ میں اکثر و بیشتر سوراخ بند ہو کر رہ گئے اور ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر اس کا معاملہ مبرھن ہو گیا۔

مرزا غلام احمد کادیانی علیہ ما علیہ جس پس منظر میں بطور مدعی نبوت نمودار ہوُا۔ اس سے ایک دنیا واقف ہے۔ علما لدھیانہ اکابر علماء دیوبند، حضرت گولڑوی اور ایسے اکابر نے اس کے جیتے جی اسے بیچ میدان للکارا اور اسے ناک چنے چبوائے بعد میں علامۃ العصر مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیری اور ان کے خدّام نے عدالتی اور علمی محاذ پر اور مجلس احرار اسلام نے عوامی محاذ پر اس کو بے نقاب کیا، لیکن انگریزی دَور ہونے کے سبب مرزائیت اپنے منطقی انجام کو نہ پہنچ سکی۔ پاکستان بنا تو یہاں کے مسلم لیگی حکمرانوں کی دین دشمنی نے ظفر اللہ خاں کے ذریعہ ایک ایسے ناسور کو پالنا شروع کر دیا جس کی بناء پر مرزائیت کو یہاں پر پُرزے نکالنے اور پروان چڑھنے کا وسیع موقعہ ملا ـــــ مجلس احرار اسلام نے پوری امّت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ۱۹۵۲ء اور ۱۹۵۳ء میں جو کردار ادا کیا وہ تاریخ عزیمت کا ایک شاندار باب ہے ـــــ گو کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں اور بعض جماعتوں نے بے حد شقاوت کا مظاہرہ کیا اور لاہور کی حد تک ملٹری بھی فدایانِ ختم نبوّت

ـــــ رئیس الادارہ ـــــ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ
ـــــ مجلس ادارت ـــــ
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ

شمارہ ۴۵
جلد ۲۹
ہدیہ ۲/- روپے

قلمی معاون :
• زاہد الراشدی
• نعیم آسی
• سعید الرحمن علوی
• انتظار حسین اسعد

سالانہ ۸۰/- روپے
ششماہی ۴۵/- روپے
سہ ماہی ۲۵/- روپے
ـــــ غیر ممالک سے ـــــ
۲۵ ڈالر
سالانہ

کے خلاف سرگرم عمل ہو گئی لیکن مدد مجلس عمل کے رہنماؤں کے وہ قربانی صفحات تاریخ ہیں ایک ایسا موڑ ثابت ہوئی کہ اس حکومت کے بعد کوئی حکمران اس طرح کی دیدہ دلیری نہ کر سکا — تاآنکہ ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر یہ مسئلہ تحریکی طور پر ابھرا اور اُس وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت العلام الشیخ بنوری قدس سرہٗ کی قیادت میں مجلس عمل نے مرزائیت کا آئینی طور پر تیا پانچہ کرا دیا — اس وقت کے حکمران بلطائف الحیل ایسی صورت حال پیدا کرتے رہے کہ آئینی ترمیم قانونی شکل اختیار نہ کر سکی صدر ضیاء کے ابتدائی دور میں بعض ایسے اقدامات ہوئے جن سے ان کے متعلق شکوک و شبہات پیدا ہوئے حتیٰ کہ ان کے بعض قدیم رفقاء نے ان کے متعلق مرزائیت کا شبہ ظاہر کیا لیکن ہم نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ مرزائی نہیں لیکن غفلت کا ضرور شکار ہیں۔ اور یہ سنگین جرم ہے۔

مولانا اسلم قریشی کے اغوا کے بعد صورت حال کا رخ ایسا ہو گیا کہ ایک بار پھر مجلس عمل کا نقشہ سامنے آیا گو کہ بعض لوگوں نے فرقہ وارانہ مسائل کو جنم دے کر اس تحریک کو سبوتاژ کرنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی مدد مجلس عمل کے رہنماؤں کے حوصلے اور کارکنوں کے ایثار نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ اور راولپنڈی کی تاریخ ساز کانفرنس سے ایک دن پہلے حکومت نے وہ آرڈیننس نافذ کر دیا جس نے مرزائیت کی تحریک و تبلیغ کا معاملہ صحیح معنوں میں مسدود کر دیا اور وہ مقدس اصطلاحات جن کے سبب مرزائی دھوکہ دیتے ہیں، ان کے استعمال سے انہیں روک دیا گیا — اور خلاف ورزی کی صورت میں انہیں مستوجب سزا قرار دیا گیا۔

حکومت اس اقدام پر مستحق تبریک ہے۔ اور اس کے لئے لازم ہے کہ وہ فی الفور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کر کے اپنا دینی فریضہ تکمیل تک پہنچائے اور کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹا کر ربوہ کا نام فوراً بدل دے۔

امید کہ حکومت اس طرف توجہ دے گی اور مجلس عمل حوصلہ سے اپنا سفر جاری رکھے گی تاکہ باقی معاملات بھی طے ہو سکیں۔

علوی۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان
اور
اہل علم کی ذمہ داریاں

جناب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

جب زمین میں فتنے پھیل جائیں

اور

میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا جانے لگے

تو

اہل علم کا فرض ہے کہ وہ خداداد علم کے ذریعہ اہل دنیا کو حقیقت حال سے آگاہ کریں

بصورتِ دیگر

وہ اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور عام انسانوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کی فرضی و نفلی عبادتیں بے کار محض ہوں گی۔

★

مجلسِ ذکر

ضبط و ترتیب: انصاری

اللہ کے پرستار دنیا کے طلبگار نہیں ہوتے

دنیا میں رہو لیکن ایمان و عمل کو بدعقیدگی اور گناہ کی آلائشوں سے پاک رکھو

پیر طریقت حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالی

بزرگان محترم معزز حاضرین! اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیجئے کہ تھوڑی بہت اللہ تعالےٰ اپنے ذکر اور یاد کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں کوئی کہیں سے آتا ہے کوئی کہیں سے، آنے کی غرض صرف اللہ کو یاد کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ جب تک کوئی گھر واپس نہیں چلا جاتا اس کا ہر قدم باعثِ اجر ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو اللہ کے دین کے لئے گھر سے نکلتا ہے وہ قیامت کے دن حضورؐ کے بہت ہی قریب ہو گا۔ دین کی تعلیم کے لئے، تدریس کے لئے اور تبلیغ کے لئے نکلنا یہ حضور اکرم کی سنت ہے۔ یہ تمام انبیاء کی سنت ہے۔ یہی عمل لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے کیونکہ انبیاء کرام اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغام ہدایت پہنچانے کا فرض ادا کرتے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ تلاش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر کے صحیح فرمانبردار اور دین کے سچے پیروکار اور مبلّغ کہاں ہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ اور علماء ربانیین نے ایک ایک حدیث کے لئے دین کی ایک ایک بات کے لئے سینکڑوں میل کے سفر کئے۔ یہ دھرتی، یہ زمین و آسمان، یہ کائنات یہ آزمائش کا گھر ہے یہاں کسی نے بیٹھے نہیں رہنا، سب نے چلے جانا ہے، یہ دنیا آنی جانی چیز ہے یہاں نہ کوئی رہا نہ رہے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَطَالِبُھَا کِلَابٌ۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ دنیا مردار ہے اور اسے نوچنے اور طلب کرنے والے کتّے ہی ہو سکتے ہیں۔ یعنی اللہ کے پرستار دنیا کے طلبگار نہیں ہو سکتے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر بھی دنیا کے غلام نہیں بنتے اللہ کے بندے رہتے ہیں۔ دین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان گھر بار اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر صرف نماز روزے کے لئے جنگل میں جا بیٹھے حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے مسلمان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے پرندے مرغابی کو دیکھو کہ وہ پانی پر بھی تیرتی ہے اور ہواؤں پر بھی، وہ سمندر میں غوطہ زن ہو کر نکلتی ہے اور اڑنے لگتی ہے جیسے پانی نے اس کے پروں کو چھوا تک نہیں۔

غالب نے کہا تھا ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

مجھے تختے پر بٹھا کر بیچ دریا باندھ کر کہتے ہیں دیکھو خیال کرو تمہارا دامن بھی بھیگنے نہ پائے۔ — یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بحری جہاز پر

سفر حج میں دکھایا کہ ایسے ہو سکتا ہے جیسے یہ مرغابی کہ پانی کے اندر چلی جاتی ہے دیکھنے والا سوچتا ہے شاید یہ ڈوب گئی ہے اب واپس نہیں آئے گی۔ لیکن چند لمحوں بعد وہ سطح آب پر نمودار ہوتی ہے اور اُڑنے لگتی ہے۔ اسی طرح مسلمان کی شان یہ ہے کہ حضرتؒ فرماتے تھے انسان رہے دنیا میں شادیاں بیاہ کھانا پینا سب کچھ یہاں کرنا ہے لیکن خوف خدا ہو جو ہروقت دامن گیر رہے۔ خوفِ خدا کی برکت ایسی ہے کہ حرام خوری، فریب کاری، بدکاری جیسے ہر گڑھے میں گرنے سے انسان کو بچا لیتی ہے۔ خوفِ خدا انسان کو ان تمام برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے جن کو ختم کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے۔ انبیاء و رسل صرف نماز روزے کے لئے نہیں آتے تھے۔ بلکہ اللہ کے دین کے خلاف پیدا ہونے والی ہر برائی سے دور رہنے اور اسے ختم کرنے کی کوشش کرنے کی لوگوں کو تعلیم دینا ان کے پروگرام اور فرائض میں شامل تھا۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ میرا آنا دنیا کے اخلاق درست کرنے کے لئے ہے۔

اخلاق کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کا حق اللہ کو دو، بندے کا حق بندے کو دو — تمہاری طرف سے ظلم و زیادتی کا ارتکاب نہ ہو۔ اللہ کا یا اللہ کے بندوں کا کسی کا کوئی حق غصب نہ کرو سب سے حسنِ سلوک کرو سب کے حقوق ادا کرو۔ دنیا میں رہو، لیکن مرغابی کی طرح جیسے وہ اپنے پروں کو اس قدر بھیگنے نہیں دیتی کہ طاقت پرواز ہی نہ رہے ایسے ہی تم بھی اپنے ایمان و عمل کو بدعقیدگی اور گناہ و نافرمانی کی آلائشوں سے پاک رکھو ورنہ تمہارا ایمان و عمل قبولیت کے دروازے تک پہنچ نہ سکے گا۔ جیسے مرغابی پانی میں تیرنے کے باوجود پانی کا اثر نہیں لیتی۔ اسی طرح دنیا میں رہ کر دنیا کا گرویدہ نہ ہونا بہت بڑی بات ہے۔ یہ بڑا کام ہے۔ اپنے مفاد اور اپنی ضرورت کے لئے دوسروں پر ڈاکہ نہ ڈالو، کسی بے گناہ پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ جہاد پر جانے والے صحابہؓ کو نصیحت کی گئی کہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں پر ہاتھ نہ اٹھانا البتہ جو تمہارے مقابلے میں آئے اس کا صفایا کرو وہ فتنہ ہے

اور فتنہ کا خاتمہ ضروری ہے فتنہ کی سرکوبی کے لئے تمہیں یہ اجازت ہے کہ تم پر جو ظلم ہو اس کا اتنا ہی بدلہ لے لو مگر زیادتی نہ ہونے پائے۔ جیسے آج کل افغانستان میں روس کر رہا ہے کہ بچوں بوڑھوں عورتوں کی کوئی تمیز نہیں، گاؤں کے گاؤں تباہ و برباد اور قتل عام کرتے ہیں۔ انسانیت کے دشمن ہو گئے ہیں۔ اسلام انسان کے اخلاق درست کرکے اس دنیا کے لئے رحمت بناتا ہے مگر آج ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا دنیا کے لئے گلا کاٹ دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم کی اتباع کی توفیق بخشے اور ہماری دنیا و آخرت درست ہو جائے۔ آمین ثم آمین!

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب: عبدالرشید انصاری

صاحب معراجؐ کی بتائی ہوئی فلاح و کامرانی کی راہیں ترک کر دی گئی ہیں؟

نماز ایمان کی بالیدگی اور روح کی پاکیزگی کی معراج ہے، یہی تحفۂ معراج ہے

جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عُبید اللہ انور مدظلہم،

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

رکوع ۱ - آیت ۱ سورۃ بنی اسرائیل

ترجمہ:۔ پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھائیں ہم انہیں اپنی آیات۔ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

حضرات گرامی! قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ و واقعہ معراج کا ذکر ہے۔ اہل مکہ کے مسلسل انکار و استہزاء اور اہل طائف کے ظلم و ستم کے بعد جب حضور نبی کریم اور آپ کے جانثار صحابہؓ بہت مشکل دور سے گزر رہے تھے اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام سنانے کی پاداش میں اہل زمین نے آپ پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل المرتبت محبوب پیغمبر کو فرش سے عرش پر بلایا اور دنیا پر واضح کر دیا لوگ جسے گرانا چاہتے ہیں اس کی عظمتوں کے سامنے آسمان بھی گرد راہ ہیں۔ حدیث میں ہے کہ ایک رات حضور اکرمؐ خانہ کعبہ کے قریب ہجر کے مقام پر آرام فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تین فرشتے تشریف لائے انہوں نے آپ کے سینۂ اطہر کو چاک کرکے زم زم کے پانی سے دھویا اور جنت سے براق لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا مگر اس کی برق رفتاری کا یہ عالم تھا کہ جہاں تک نظر رسائی حاصل کرتی تھی وہاں اس کا قدم جاتا تھا۔ مکہ مکرمہ سے حضورؐ کو بیت المقدس لایا گیا جہاں تمام انبیاء و رسل کی ارواح مبارکہ متمثل ہو کر جمع تھیں تمام انبیاء نے حضورؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی حضورؐ نے امامت فرمائی یہ آپؐ کی شان ہے کہ آپؐ نبی قبلتین ہیں آپؐ کی برکت سے جو رفعتیں اور خصوصیات بنی اسرائیل میں چلی آ رہی تھیں وہ بنی اسمٰعیل میں منتقل ہو گئیں آپؐ صاحب قاب قوسین ہیں آپ کو مسجد اقصیٰ سے آسمانوں پر لے جایا گیا۔ ساتویں آسمان تک ہر جگہ آپ کی حضرات انبیاء علیہم السلام سے ملاقاتیں ہوئیں حضرت آدمؑ حضرت یوسفؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یحییٰ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ہارون اور دیگر انبیاء کے علاوہ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی ہر جگہ حضرت جبرائیلؑ تعارف کراتے جاتے اور حضرات انبیاء علیہم السلام اظہار مسرت فرماتے آپؐ سلام کرتے تا آنکہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو حضرت رک گئے اور فرمایا یہاں سے آگے جانا میرے بس میں نہیں ہے

؎ اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

یہاں سے اگر ایک قدم بھی میں اور آگے بڑھوں گا تو تجلیات جلال کبریائی سے میرے پر جل جائیں گے ــــــــ یہاں سے انسانوں اور نوریوں کے سردار سید الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس آگے بڑھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست آپ ہمکلام ہوئے یہ شرف کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوا ۔ جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا تحفہ ملا تو آپؐ نے فرمایا روزانہ پچاس نمازیں ۔ حضرت موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کے کمی کروائیں لوگ پچاس نمازیں نہ پڑھیں گے میں بنی امت کا حال دیکھ چکا ہوں حضورؐ واپس تشریف لے گئے جب پانچ نمازیں رہ گئیں حضرت موسیٰ نے کہا یہ بھی زیادہ ہیں لوگ نہیں پڑھیں گے ۔ حضرت موسیٰ نے سچ فرمایا تھا آج دیکھ لیں کتنے فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہیں کچھ تین سو ساٹھ کے نمازی ہیں سال بعد عید پڑھ لیتے ہیں کچھ کھاٹ نمازی ہیں جو برادری کا فرض سمجھ کر نماز جنازہ میں شرکت ہو جاتے ہیں ۔ تھوڑے بہت آٹھ کے نمازی ہیں جو سات دنوں میں ایک جمعہ پڑھتے ہیں ۔ بہت قلیل تعداد ہے جو ٹھاٹھ کے نمازیں ہیں یعنی وہ پانچوں نمازیں روزانہ پڑھتے ہیں ۔ حضرت موسیٰؑ نے جب پانچ نمازیں بھی معاف کروانے کا کہا تو حضورؐ نے فرمایا اب میں نہیں جاتا بار بار جاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوا کہ جو مومن بھی پانچ نمازیں پڑھا کرے گے اسے ثواب پچاس نمازوں ہی کا دیا جائے گا اور جو نہیں پڑھے گا اسے سزا پانچ نمازوں ہی کے نہ پڑھنے کی ملے گی ۔ دیکھئے یہ کتنا بڑا احسان ہے اللہ تعالیٰ کا حضور نبی کریمؐ کی امت پر ۔ نماز تحفۂ معراج ہے اور مومن کی معراج ہے ۔ مومن نماز میں اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور معراج ہو بھی کیا سکتی ہے ۔ مولانا محمد علی جوہرؒ فرماتے ہیں ۔

ے معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر اور ایسی کراماتیں
بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجے
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

حضور نبی کریمؐ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے لیکن آج کے مسلمان کو دیکھئے کہ وہ دنیا بھر کے رسم و رواج اور شرک و بدعات پر عمل کرنے میں بڑا چست ہے دل و جان سے ہر وقت گناہ و معصیت کا کھیل کھیلنے کے لئے تیار رہتا ہے ۔ مگر ایک نماز ہی وہ عمل ہے جو اس کے لئے بہت بڑا بوجھ بن گئی ہے جسے وہ اٹھانے سے ہر وقت پیچھے بھاگتا ہے مسجدوں میں ایک شعر لکھا ہوتا ہے کہ

ے روز محشر کہ جاں گداز بود ۔ اولیں پرسش نماز بود ۔

قیامت کے روز جب جان پگھل رہی ہوگی تو پہلا سوال نماز کے بارے میں کیا جائے گا جو شخص پہلے سوال میں ہی فیل ہو گیا وہ آگے کیا کرے گا ۔

بہرحال نماز ایمان کی بالیدگی اور روح کی پاکیزگی کی معراج ہے یہ تحفہ حضور اکرمؐ کو شب معراج میں عطا فرمایا گیا اور حضورؐ کا معجزۂ معراج اس حقیقت کا اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پوری کائنات سے اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمایا ہے زمین و آسمان کی ہر چیز انسان کے سامنے ہیچ ہے ۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ۔

ے سبق ملا ہے معراج مصطفٰےؐ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں گردوں

لیکن آج کا انسان اپنی بداعمالیوں کی بدولت خود ہر چیز کی زد میں آیا ہوا ہے اسی لئے اسے امن و چین میسر نہیں کہ اس نے صاحب معراج کی بتائی ہوئی فلاح و کامرانی کی راہ ترک کر دی ہے اور شیطان کی دکھائی ہوئی ذلتوں اور رسوائیوں کی راہ کو اس نے اپنی منزل سمجھ کر اختیار کر لیا ہے اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت عطا فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اکرمؐ اور آپ کی امت پر بے شمار احسانات ہیں ۔ واقعہ معراج بھی عظیم الشان انعام و اکرام ہے یہ اسی لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انعامات و احسانات کا مشاہدہ کروانا چاہتے تھے ۔ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا کی تفسیر میں حضرت مولانا البشیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں ۔

یعنی جس ملک میں مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) واقع ہے وہاں حق تعالیٰ نے بہت

(باقی ۹ پر)

بقیہ : خطبہ جمعہ

سی ظاہری باطنی برکات رکھی ہیں ۔ مادی حیثیت سے چشمے نہریں غلے ، پھل اور میووں کی افراط ، اور روحانی اعتبار سے دیکھا جائے تو کتنے انبیاء و رسل کا مدفن و مسکن اور ان کے فیوض و انوار کا سرچشمہ رہا ہے شاید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں لے جانے میں بھی اشارہ ہو گا کہ جو کمالات انبیاء بنی اسرائیل پر تقسیم ہوئے تھے آپؐ کی ذات مقدس میں وہ سب جمع کر دیئے گئے ہیں جو نعمتیں بنی اسرائیل پر مبذول ہوئی تھیں ، ان پر اب بنی اسمٰعیل کو قبضہ دلایا جانے والا ہے ۔ "کعبہ" اور "بیت المقدس" دونوں کے انوار و برکات کی حامل ایک ہی امت ہونے والی ہے ۔

ہمارے نبی ، نبیٔ اعظم ہیں آپ کی شان اور امت بھی عظیم ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سچی عظمتوں کا وارث بنائے اور اس پر فتن دور میں ہر طرح کے شر و فساد سے محفوظ رکھے (آمین)

بقیہ : احادیث الرسولؐ

خدا سے ان کے لئے خوف ناک عذاب کی درخواست کریں گے ۔

یہ حدیث مشہور صحابی رسول سیدنا عبداللہ (جو حضور علیہ السلام کے مناسک و افعال حج کے سب سے بڑے جاننے والے اور نہایت درجہ عالم و عابد اور زاہد انسان تھے) بن عمرو بن العاص (فاتح مصر) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرات محدثین نے نقل کی ــــ ارشاد ہے کہ :-

"حضور نبی مکرم رحمت دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ بندوں سے ایک دم اس کو چھین لیں بلکہ علم اس طرح اٹھائیں گے کہ حقیقی علماء کو اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی جاننے والا نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیں گے ۔ پھر ایسے ہی جاہلوں سے ہر بات پوچھی جائے گی اور وہ بے سمجھے بوجھے فتوے دیں گے اور احکامات جاری کریں گے ۔ اس طرح خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ۔

علم و فتویٰ ۔ طریقت و مشیخت اور عدالت و قضا وغیرہ شعبہ ہائے حیات اور صیغہ ہائے زندگی پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالیں تو ایسے جہّال ، علم سے کورے اور بے ننگ و نام ٹاپتے نظر آئیں گے ان کی زبان فتویٰ ، نام نہاد تبلیغ و دعوت اور ارشاد و تزکیہ سے جو برگ و بار سامنے آئیں گے بلکہ آ رہے ہیں ان کا اندازہ کرنا آج مشکل نہیں

بقیہ : رپورٹ

کے مولانا اسرار الحق اور مولانا عبدالمنان ہری پور کے مولانا عبداللہ اسلام آباد کے ، مولانا جناب عبدالرؤف ، مولانا عبدالستار توحیدی ، قاری عبدالعزیز صدیقی ، مولانا نذیر فاروقی پشاور کے نور الحق ، مولانا صدر الدین ، مولانا عطاء الرحمٰن اور دیگر مقررین نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا ۔ مقررین کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے سب نے بغیر تمہید کے مافی الضمیر بیان کیا ۔ نماز جمعہ کے موقعہ پر بڑا روح پرور منظر دیکھنے میں آیا کہ دار العلوم کے باہر بھی فوارہ چوک سے ڈونگی کھوئی تک اور راجہ بازار میں ٹریفک بند تھی اور پولیس بیرونی شہروں سے آنے والوں کو نہ روکتی تو آج راولپنڈی کا وسیع شہر بھی تنگ ثابت ہوتا ۔ قریباً ساڑھے پانچ بجے شام امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد آف کندیاں شریف کی رقت آمیز دعا پر شمع ختم نبوت کے پروانوں کا یہ روح پرور میلہ اختتام پذیر ہوا لیکن اس کے گہرے نقوش راولپنڈی کی اسلامی تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ قائم رہیں گے اور اس کی برکت سے پورا عالم اسلام فیض یاب ہوگا ۔

پاکستان اور عراق میں رشتۂ اخوت اس دن سے قائم ہے جب اسلام آیا

عراقی نائب قونصل جنرل السید حسن محمود الجنابی

اسلام سے دشمن مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ عراق اور پاکستان عالم اسلام کی ترقی اور اتحاد چاہتے ہیں، برائی کو دور کرنے اور مٹانے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار ۱۵ر اپریل کی شام عراق کے نائب قونصل جنرل الشیخ سید حسن محمود الجنابی نے کیا وہ شیخ التفسیرؒ ہال شیرانوالہ دروازہ لاہور میں ایک استقبالیہ تقریب میں خطاب کر رہے تھے جو ان کے اعزاز میں یہاں منعقد کی گئی تھی ان کی تقریر سے پہلے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور نے انہیں اھلاً وسہلاً کہا اور اپنے ترحیبی خطاب میں فرمایا عراق صدیوں سے اسلامی علوم اور مسلمہ تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ عراق کے علماء ادباء اور مسلم حکمرانوں نے اسلام اور ملت اسلامیہ کی بے حد خدمت کی ہے۔ قبل از اسلام بھی عراق انسانی تہذیب و تمدن کے نشو و نما اور عدل و انصاف کا گہوارہ رہا عاصمۃ العراق بغداد کا نام اسم بامسمیٰ ہے۔ پہلے اس کا نام ہی باغ داد وانصاف کا گلشن، بستان العدل، تھا عہد اسلامی میں اس کا نام دارالسلام بھی رہا خلیفہ ہارون الرشید جیسے علم دوست اور ملکہ زبیدہ جیسے خدا ترس اور رعایا پرور حکمران عراق کو نصیب ہوئے عراق آج بھی حق اور امن کا علمبردار رہے اور اسے قوموں کی برادری میں ایک باوقار اور ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے عراق انقلابات کی سرزمین رہا ہے۔ مگر حالات کے اتار چڑھاؤ اور واقعات کی بوقلمونی کے باوجود دنیا میں بغداد کا علمی تشخص ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ یہ اصحاب رسول اولیاء کرام اور علماء ربانیین کا مسکن رہا عراقی فقہ "فقہ حنفی" ہے جو پورے عالم اسلام کی فقہ ہے۔ اور کروڑوں مسلمان آج بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے اجتہاد و تفقہ فی الدین کی شمع فروزاں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ عراق کا مشہور تاریخی شہر کوفہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضؓ کے عہد خلافت میں اسلامی افواج نے تعمیر کیا اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں پورے عالم اسلام کے لئے انتظامی امور اور روحانی عقیدتوں کا مرکز بن گیا جب حضرت علی رضؓ بذات خود کوفہ تشریف لے آئے تو آپ نے محدثین کی کثرت کو دیکھ کر فرمایا خدا عبد اللہ ابن مسعود پر رحمت فرمائے جس نے کوفہ کو علم سے بھر دیا۔ عراق میں موجود بابل و نینوا کے تاریخی آثار آج بھی اس حقیقت پر شاہد اور گواہ ہیں کہ یہ سرزمین نسل انسانی کے لئے راحت و آسائش اور تعمیر و ارتقاء کی کامیاب جدوجہد کرنے والوں کا وطن رہا ہے پوری نسل آدم کو کفر و شرک کی تاریکی اور جہنم کی آگ سے بچانے کا جذبہ صادقہ رکھنے والے اور نمرود کے دربار میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت برتری کا اعلان کرنے والے جلیل القدر پیغمبر سیدنا حضرت ابراہیمؑ بھی عراق میں پیدا ہوئے مگر آج اسی عراق کو طویل ترین جنگ کا سامنا ہے جنگ کی تباہی و بربادی خوفناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ایران نے صلح وامن کی تمام تجاویز مسترد کر دی ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جنگ کو جلد سے جلد ختم کرنے کا اسباب پیدا فرمائے اور عراق کے مسلمان اپنے ملک اور پورے عالم اسلام کی تعمیر و ترقی میں اپنا تاریخی کردار ادا

کُلُّ مُؤمِنٍ اِخوۃ

عراق صدیوں سے مسلمانوں کا علمی اور تہذیبی مرکز رہا ہے۔

جانشین شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور

کر سکیں۔ ہفت روزہ خدام الدین کے سابق مدیر مولانا عبد الرشید انصاری نے شرکاء استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان اور عراق دونوں ملکوں کے مسلمانوں کو اعدائے حق کی فتنہ انگیزیوں کا سامنا ہے۔ قادیانیت اور خمینیت کا اصرار ہے کہ اسلام کی قطع و برید کا انہیں موقعہ دے دیا جائے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کے مشن قائم ہیں اور صہونیت قادیانیت کی معاون و سرپرست ہے اسیطرح مظلوموں کے مؤید ہیں۔

ممتاز اسلامی محقق استاد اور مبلغ پروفیسر علامہ خالد محمود نے عربی میں خطاب کیا اور ادارہ خدام الدین کی تاریخی دینی خدمات باطل قوتوں کے خلاف علماء دیوبند کی جدوجہد پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ ہم نے نتائج کی پرواکئے بغیر ہمیشہ شیطانی قوتوں سے پنجہ آزمائی کی اور مسجد و مدرسہ کی چٹائی پر بیٹھ کر انگریز جیسے استعمار کے مظالم اور ساحل ہوس کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کیا ہے۔ ہم ہمیشہ دنیا بھر کی مسلم اقوام کے اتحاد اور ان کے درمیان گہرے دوستانہ روابط کے قیام کے علمبردار رہے ہیں اس لئے امن و صلح کی خواہاں عظیم اسلامی حکومت عراق کے نمائندے الشیخ حسن محمود کا ہم دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ عراق کے نائب قونصل جنرل نے پاکستان کے جید علماء کرام اور دینی رہنماؤں کی جانب سے پُر خلوص خیر مقدم اور نیک تمناؤں کے اظہار پر کلمات تشکر کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا لاہور کے قدیم اسلامی مرکز خدام الدین میں آکر انہیں قلبی مسرت ہوئی ہے کیوں کہ اس ادارہ کے مؤسس اور بانی الشیخ احمد علیؒ ایک بلند مرتبت عالم دین ہونے کے علاوہ مجاہدین آزادی کی ایک مرکزی شخصیت اور استعمار کے ایک بہت بڑے دشمن تھے انہوں نے کہا ہمارا دشمن بھی استعمار کا پروردہ اور پیدا کردہ ہے بظاہر اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے لیکن اس کا عمل و کردار دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا باعث بن رہا ہے ایران عراق جنگ چار سال سے جاری ہے اس کے اب تک نہ رکنے کا ذمہ دار صرف ایران ہے۔ عراق اپنی

علماء دیوبند نے مسجد و مدرسہ میں بیٹھ کر طاغوتی قوتوں سے پنجہ آزمائی کی ہے۔ (علامہ خالد محمود)

اسرائیل ایران کو عراق سے جنگ جاری رکھنے کے لئے مسلسل اسلحہ دیئے جا رہا ہے اور اس نے خود بھی عراق کے ایٹمی پلانٹ پر حملہ کر کے ایران سے کھلم کھلا تعاون کیا تھا۔ اس لئے عراق درحقیقت یہود و مجوس کے مشترکہ ظلم و سازشوں کا شکار ہے۔ وہ مظلوم ہے اور بحیثیت مسلمان ہم

سرحدوں اور حقوق کی حفاظت کے لئے اپنے دفاع میں مستعد ہے اور ایران استعمارانہ اور جارحانہ عزائم رکھتا ہے۔ اگر ایران اسلام کو مانتا ہے تو قیام صلح و امن کے لئے غیر مسلم حکومتیں بھی کوئی تجویز پیش کرتیں تو ضروری تھا کہ ایران انہیں قبول کرتا مگر اس نے پوری اسلامی امہ اور پاکستان کے رئیس جنرل محمد ضیاء الحق کی پیشکشوں اور تمام کوششوں کو بھی یکسر مسترد کر کے بہر حال جنگ جاری رکھنے پر اصرار کیا ہے۔ ہم پوری دنیا کو دعوت دیتے ہیں کہ حالات و واقعات کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ عراق کے عوام اور اس کے رئیس صدام حسین ایک منٹ کے لئے بھی جنگ نہیں چاہتے مگر ہم منکر اور برائی کو قبول نہیں کریں گے رسول اکرم ؐ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی تم میں سے برائی کو دیکھے تو اپنے ہاتھ یعنی قوت بازو سے اسے روکنے اور ختم کرنے کی کوشش کرے اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کے خلاف احتجاج کرے اور اگر اتنا بھی نہ کر سکے تو دل میں تو برائی کو برائی سمجھے لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ عراق ارض جہاد اور مسلمانوں کا وطن ہے وہ منکر اور برائی کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ پاکستان کے علماء اور پاکستان کے عوام کبھی بھی برائی کا ساتھ نہیں دے سکتے پاکستان اور عراق کے مسلمان حق اور عدل پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے درمیان محبت و اخوت کے رشتے اسی دن قائم ہو گئے تھے جب یہاں اسلام آیا تھا۔ اسلام کا یہی رشتہ اور اسی کی برکت آج ہزاروں میل سے مجھے یہاں کھینچ لائی ہے اور مجھے امید ہے کہ ہمارا یہ رشتہ روز بروز مستحکم تر ہوتا رہے گا۔

عراقی نائب قونصل جنرل کی عربی تقریر کا اردو ترجمہ مجاہد ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کیا اور استقبالیہ تقریب کی صدارت بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے کی حضرت مولانا صاحبزادہ عبید اللہ (جامعہ اشرفیہ) حضرت سید انور حسین شاہ نفیس رقم الحسینی مولانا سیف الدین سیف اور لاہور کے دیگر ممتاز علماء کی بڑی تعداد نے استقبالیہ تقریب میں شرکت کی۔ ٹھنڈے مشروبات و ثمرات سے شرکائے استقبالیہ کی تواضع کی گئی آخر میں مولانا محمد اجمل قادری صاحبزادہ میاں محمد اکمل مولانا عبدالرشید انصاری اور دیگر حضرات و احباب نے السید حسن محمود اور ان کے رفقاء کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

آخری لمحاتِ رخصت

از طہیر احمد تاج

ایسے بھی لمحات ہیں آئے
بے بس نظریں، بے کس تاج
سنگھی ساتھی سب تھے پرائے
نبضیں چھوٹیں، پھیلے سائے

گرتی منزل ڈھتی جائے
ٹک ٹک دیکھیں سب ہی تاج
بوجھ کسی کا کون اٹھائے
سانس کسی کا اُکھڑا جائے

وقت کا دریا بہتا جائے
کتنے وفا کے ٹوٹے بندھن
کوئی کسی کو روک نہ پائے
کون کسی کا ساتھ نبھائے

کون کسی کا درد بٹائے
چوٹ دکھائیں کس کو تاج
درد اُسی کا چوٹ جو کھائے
دیکھو جو کہ وقت دکھائے

جب کہ غمِ دل راس نہ آئے
یاد کرے کیا بھولے تاج
سایہ بڑھتا بڑھتا جائے
کچا دھاگا ٹوٹا جائے

محمد سعید الرحمٰن علوی

نشر بہ ریڈیو پاکستان، لاہور
۲۵ر اپریل ۸۴ء
شام

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کے استعمال میں اعتدال کی راہ

بعد از خطبہ مسنونہ:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ؛ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :—

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ۔ صدق اللہ العظیم

قرآن عزیز کی جو آیات تلاوت کی گئیں۔ یہ آیتیں سورۃ مائدہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم کی مشہور آیت جس میں تکمیل دین کا وعدہ ہے، اسی سورۃ میں ہے۔ متعدد ضروری احکامات و مسائل کے ساتھ اہل کتاب بالخصوص یہود کی بدعہدیاں حرام خوری اور اس قسم کی باتیں ان آیات سے قبل ذکر کی گئی ہیں اہل کتاب کے دونوں طبقات یہود اور نصاریٰ سے دوستی نہ کرنے کا حکم اسی سورۃ میں ہے۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ اپنی عملی زندگی میں فیصلے نہیں کرتے ان کے کافر، ظالم اور فاسق ہونے کا خدائی فتویٰ بھی اسی صورت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ تاہم قرآن عزیز نے اپنی عادلانہ تعلیم کا بھرپور لحاظ کرتے ہوئے عیسائی بادشاہ نجاشی اور اس کے ان متعلقین کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔ جنہوں نے مسلمانوں کی ہجرت حبشہ کے دوران قائد وفد حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی قرآن سن کر نہ صرف اس کی سچائی کا اعتراف کیا بلکہ ان کی آنکھوں سے چھم چھم آنسو بہنے لگے اور انہوں نے بھری مجلس میں یہ بات کہی :-

"اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے لہٰذا ہم کو بھی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ لکھ دیجئے"

سورۃ مبارکہ کے اس سرسری مطالعہ کے بعد اب ان آیات کو دیکھیں اور سب سے پہلے ان کے ترجمہ پر غور فرمائیں

"اے ایمان والو! جو چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ ان میں سے لذیذ اور مرغوب طبع چیزوں کو حرام نہ کر لیا کرو، اور شرعی حدود سے تجاوز نہ کرو۔ بے شک حد سے آگے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے جو حلال و مرغوب ہو، وہ کھاؤ اور اس اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو"

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ حضور نبی مکرم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام دنیا میں آئے ان کی دعوت و تبلیغ کا میدان بڑا مختصر اور وقت بھی بڑا تھوڑا تھا۔ اسی طرح

ان پر نازل ہونے والی کتابوں کا حال تھا کہ وہ مخصوص زمان و مکان کی پابند تھیں لیکن آپ کی ذات گرامی کائناتِ انسانی کے لئے رسول و امام بن کر آئی اور آپ پر نازل ہونے والی وحی بھی پوری دنیا کے لئے ہدایت کا سامان لے کر اتری۔ مکان کے ساتھ ساتھ زمان کا یہ عالم ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کو باقی رکھنا ہے۔ قرآن اور صاحب قرآن ہی کا سکہ چلے گا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کی تعلیم نہایت درجہ جامع معتدل، فطری اور انسانی ترقیات کے لئے پوری طرح مشعل راہ ہو چنانچہ قرآن کے بدترین دشمن بھی اس حقیقت سے اعراض نہیں کر سکتے کہ قرآن میں یہ خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

نزول قرآن کے وقت مکہ معظمہ کی جو آبادی اس کے مدِ مقابل اور حریف تھی، اس کے متعلق خود قرآن کہتا ہے کہ وہ آسمانی ہدایت سے محروم تھی، اس کے پاس اب تک کوئی نبی نہ آیا تھا۔ ان لوگوں کے مزاج میں بڑائی کا جو تصوّر تھا اور قیادت و سعادت کے جو ارمان مچلتے رہتے تھے، اس کے سبب انہوں نے نبی اُمّی اور کتاب الٰہی کی بھرپور مخالفت کی۔ سالہا سال کی رسومات شرک اور آباء و اجداد کے موروثی طریقے ان کے لئے چھوڑنا بڑے مشکل تھے۔ لیکن جوں جوں ان میں سے کسی کو بات سمجھ آتی گئی وہ اسلام کا خادم اور مبلّغ بنتا گیا اور جتنی دورِ جاہلیت میں مخالفت کی تھی اس سے کہیں زیادہ دورِ اسلام میں خدمت کر کے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔ ایسے ہی خوش قسمت لوگوں کے لئے نبی اُمّی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

خیارکم فی الجاھلیۃ

خیارکم فی الاسلام

کہ جاہلیت کے دَور میں جن لوگوں کو جو معاشرتی مقام حاصل تھا قبول اسلام کے بعد بھی وہ باقی رہے گا۔ چنانچہ کعبہ کی چابی اسے ہی دی گئی جس کے پاس پہلے تھی۔ حضرت ابوسفیانؓ اور ان کا گھرانہ قبول اسلام سے قبل اپنا ایک مخصوص مقام رکھتا تھا تو اب بھی انہیں وہ مقام حاصل رہا۔ حتیٰ کہ فتح مکہ کے بعد مکہ معظمہ ہی نہیں قرب و جوار تک میں مخالفت اسلام کی آندھی رک گئی اور لوگ باگ جماعت در جماعت حلقہ بگوش اسلام ہو کر ایسے مطیع و منقاد ہو گئے کہ چشم فلک نے ایسی اطاعت و فرمانبرداری پھر نہ دیکھی۔ لیکن مدینہ طیبہ کی ہجرت کے بعد جن لوگوں سے نبی کریم علیہ السلام کو واسطہ پڑا وہ یہود تھے۔ جن کے دامن پر کئی انبیاء علیہم السلام کا خون مقدس تھا۔ جنہوں نے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدتنا مریم طاہرہ پر تہمت تراشی کی تھی۔ یہ قوم بزعم خویش اولادِ انبیاء ہی نہیں، ابناء اللہ و احباءہٗ کی دعویدار تھی۔ نبوت و رسالت کو موروثی چیز سمجھنے کے سبب حضور علیہ السلام کی بدترین دشمن تھی، ہدایت و نجات کو اپنے گھر کی لونڈی قرار دے کر باقی سب کو غیر ناجی سمجھتی۔ پھر اپنی سازشی طبیعت سے اس نے مدینہ منورہ میں اپنا سیاسی اور معاشرتی دبدبہ قائم کر رکھا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن عزیز کے ذریعہ ان کے غرور کو توڑا۔ حُبِ جاہ اور حُبِ مال کی جو بیماری ان میں سرایت کر چکی تھی اس کی نشاندہی کی، ان کے جرائم کی پوری فہرست انسانی معاشرہ کے علم میں لائی گئی اور نبیوں کی اولاد کے حوالہ سے انہوں نے جو عمارت تعمیر کر رکھی تھی اس کی بنیادیں ہلا دیں ——— قرآن نے بتلایا کہ یہ قوم مردود و مغضوب ہے، لذات و شہواتِ دنیا اور حرام خوری اس کا سب سے بڑا امتیاز ہے۔ اس سلسلہ میں یہ آیاتِ الٰہی کا سودا کرنے

اور عدالتی نظام کو رشوت کے ذریعہ داغدار کرنے سے بھی نہیں چوکتی۔ رہ گیا اہل کتاب کا دوسرا طبقہ عیسائی تو گو وہ مدینہ طیبہ میں نہ تھے۔ تاہم نجران سے چل کر وہ یہاں آئے۔ نبی کریم علیہ السلام سے گفتگو کی، اور کٹ حجتی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بتلایا کہ یہود حرام خوری، لذت و شہوات میں انہماک کے سبب دین میں تفریط کا باعث بنے ہیں تو دین میں غلو، عقیدت مندی میں بے جا کے نظریات اور رہبانیت جیسی بیماریوں کا شکار ہو گئے۔ سچ یہ ہے کہ رہبانیت، دینداری اور روحانیت کا ایسا ہیضہ ہے جو روحانی نظام کو اسی طرح تلپٹ کر دیتا ہے۔ جس طرح ہیضہ جسمانی سسٹم کو اتھل پتھل کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ ترک دنیا، تجرّد کی زندگی قانون قدرت کے راستہ میں حائل ہے۔ اس کا انجام و نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اللہ رب العزت کی حلال کردہ چیزوں کی خواہی نخواہی اپنے اوپر حرام کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات کسی طور پسند نہیں کی جا سکتی۔ حلال و حرام کا شعبہ صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ کسی دوسرے کو اس میں مجال دخل اندازی نہیں لیکن روحانیت اور دینداری کے جھوٹے زعم اور تصوف و طریقت کے خود ساختہ طور طریقوں کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے اعراض اور ان سے کنارہ کشی ایسا سنگین جرم ہے جو معاف نہیں کیا جا سکتا ——— پھر اس کا ردعمل بھی ایک وقت میں اس طرح سامنے آتا ہے کہ کچھ لوگ آگے بڑھ کر حرام کو حلال کہنا شروع کر دیتے ہیں اور حرام چیزیں ان کی زندگی کا لازمہ بن جاتی ہیں۔ حرام اور باطل کے معاملہ میں یہ نرم گوشہ ردِ عمل ہوتا ہے۔ اس نام نہاد زاہدانہ زندگی کا جو عیسائی دنیا میں رہبانیت کے حوالہ سے مشہور ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ حدید کے آخر میں سخت نکتہ چینی کی اور اسے بدعت و تحریف فی الدین سے یاد کیا اور جس کے متعلق رسولِ محترم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا اسلام میں کوئی مقام نہیں ——— لا

رھبانیۃ فی الاسلام ———

ایک خادم قرآن کے بقول۔

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صاف صاف اس سے روک دیا کہ وہ کسی لذیذ، حلال و طیّب چیز کو اپنے اوپر عقیدۃً یا عملاً حرام ٹھہرا لیں، نہ صرف یہی بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی حلال و طیّب نعمتوں سے متمتع ہونے کی ترغیب دی ——— لیکن اس میں بھی دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ ایک تو اعتداء سے روکا۔ جس کا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ حلال کے ساتھ حرام کا معاملہ کرنے لگیں اور نصرانیوں کی طرح ان سے اجتناب برتنے لگیں اور یہ بھی اس کا مفہوم ہو سکتا ہے کہ حلال میں اس طرح منہمک ہو جائیں کہ بس خورد و نوش اور جسمانی لذت و آرائش ہی کو یہود کی طرح مطمح نظر بنا لیں بلکہ اس کے بین بین اعتدال کا راستہ اس طرح اختیار کریں کہ کسی حلال سے اجتناب نہ کریں لیکن اس کا استعمال بقدر ضرورت کریں۔

اور دوسری بات ان آیات میں تقویٰ کی فرمائی جس کا مفہوم ہے کہ اپنی پوری زندگی کو منشائے الٰہی کے مطابق گذارنا اور بقول حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح شاہراہ حیات پر سفر کرنا کہ اس کا قلب اور روح منکرات و فواحش اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کے کانٹوں سے زخمی و مجروح نہ ہونے پائے بلکہ انسان اپنے قلب و نظر کی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح جسم کی حفاظت کرتا اور اسے ہر حادثہ سے بچانے کی سعی کرتا ہے۔ ان دو اصولوں کا لحاظ ہوگا تو انشاء اللہ نعمت سے صحیح طور پر استفادہ ممکن ہوگا اور اسی پر صحیح نتائج مرتب ہوں گے۔

(رب العزت ہدایات کی نعمت سے نوازے)

فضیلت شعبان المعظم وشب برأت

فضیلت شعبان المعظم

۱۔ حضور کا فرمان کہ "شعبان میرا مہینہ ہے"

شعبان المعظم کے بارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد ہے۔

رمضان شھر اللہ وشعبان شھری۔

ترجمہ: رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا۔

اس مہینہ کی سب سے بڑی فضیلت کیلئے آپؐ کا یہی ارشاد کافی ہے۔ اگر مبارک مہینے کی فضیلت کی اور کوئی وجہ نہ بھی ہوتی تب بھی یہ ماہ بہت ہی افضل اور عبادت کے لائق تھا چہ جائیکہ اس کی فضیلت کے بارے اور بھی کئی روایتیں آئی ہیں۔

۲۔ شعبان میں برکت کی دُعا

جب رجب کا چاند نظر آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

ترجمہ: یا اللہ! رجب اور شعبان میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہم کو خیریت کے ساتھ رمضان تک پہنچا دے۔ [۱]

۳۔ مرنے والوں کے نام زندوں سے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں

اس مہینہ میں آنے والے سال کے دوران جن لوگوں کا انتقال مقدر ہو چکا ہوتا ہے، کے ناموں کی فہرست متعلقہ فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس مہینہ میں، مرنے والوں کا نام زندوں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کا نام مُردوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔ انسان حج کو جاتا ہے اور اس کا نام مُردوں کے دفتر میں لکھا ہوتا ہے۔

۴۔ حضورؐ کا فرمان کہ "لوگ شعبان کی فضیلت سے غافل ہو گئے"

حضرت اُسامہؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ کو شعبان میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ (اس خصوصیت کی وجہ ارشاد فرمایئے) ارشاد ہوا۔

ذَالِکَ شَھْرٌ یَغْفَلُ النَّاسُ عَنْہُ بین رجب ورمضان وھو شھر یرفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم۔

یعنی "یہ شعبان ایک ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان آتا ہے۔ لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہو گئے۔ اس مہینہ میں رب العالمین کے روبرو بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میری خواہش یہ ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میرا شمار روزہ داروں میں ہو۔" (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں خصوصیت سے زیادہ روزے رکھتے تھے جیسا کہ بہت سی روایات سے ثابت ہے)

اگر ہم لوگ ذرا غور کریں تو معلوم ہو گا کہ زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی اس بات میں کتنی صداقت ہے کہ "لوگ شعبان کی فضیلت سے غافل ہو گئے" ہمیں باقی سب کچھ یاد ہے لیکن اس بارے ہم بالکل غافل ہیں۔ ہمیں میلوں ٹھیلوں کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں لیکن دینی اہمیت والا وقت ہماری بے پرواہی میں ہی گذر جاتا ہے۔

ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سمجھ

[۱] ابن عساکر بروایت حضرت انسؓ ۱۲

نصیب کرے۔ آمین!

شب برأت اور اس کی فضیلت

شعبان کی ۱۴ تاریخ کے بعد جو رات آتی ہے یعنی ۱۵ شعبان کی رات اسے شب برات کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ

اس کا نام "شب براۃ" ہونے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ چونکہ "براۃ" کے لغوی معنی چھٹکارے اور بری ہونے کے ہوتے ہیں اور اس رات میں چونکہ بہت سے گنہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے اور انہیں دوزخ سے چھٹکارا دیا جاتا ہے اس لئے اس کا نام بھی "شب براۃ یعنی چھٹکارے والی رات" رکھا گیا ہے۔

قرآن مجید میں اس مقدس رات کی فضیلت کے وارد ہونے میں مفسرین حضرات کی آراء مختلف ہیں۔ بعض حضرات مفسرین سورۃ الدخان کے شروع میں مذکور اس آیت میں ذکر کی گئی رات سے مراد یہی شب برات لیتے ہیں۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ (الدخان پارہ ۲۵)

ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا، بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔

علامہ عماد الدین ابن کثیرؒ اور امام نوویؒ نے زور دار لہجے میں اس رائے سے اختلاف فرمایا ہے کہ اس آیت میں ذکر ہونیوالی رات سے مراد شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برات ہے۔ ان کے نزدیک اس رات سے مراد "لیلۃ القدر" جو اکثر رمضان المبارک میں آتی ہے ـــــ ممکن ہے نزول قرآن کی ابتداء شب برات سے ہوئی ہو اور انتہاء لیلۃ القدر میں۔ واللہ اعلم بالصواب!

شب برات کی فضیلت

۱۔ خیر وبرکت والی رات

شب برات کو خیر وبرکت اور بھلائی والی رات قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ چار راتوں میں خیر وبرکت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ لیلۃ الاضحیٰ (دسویں ذوالحجہ کی رات) لیلۃ الفطر (پہلی شوال کی رات) عرفہ کی رات (نویں ذوالحجہ کی رات) اور شعبان کی پندرھویں رات جس میں اللہ تعالیٰ عمریں، رزق اور حاجیوں کے نام لکھتے ہیں۔

۲۔ اہل دوزخ کو دوزخ سے نجات ملتی ہے

یہ ایک ایسی رات ہے جس میں بہت سے دوزخ کے قیدی رہا کئے جاتے ہیں اور انہیں دوزخ کی آگ سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس جبرائیلؑ تشریف لائے اور انہوں نے کہا "یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے اس میں قبیلہ کلب کی بھیڑوں کے بالوں کی تعداد کے برابر گنہگار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

ان اللہ عزوجل ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب۔

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب (شب براۃ) آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔"

"کلب" عرب کا ایک قبیلہ ہے۔ جس کی بکریاں اور بھیڑیں بڑی کثیر تعداد میں ہوتی تھیں۔

۳۔ اس رات خدا تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر خاص نظر کرم ہوتی ہے

اس رات میں خدائے پاک عزوجل اپنی مخلوق پر خاص مہربانی وشفقت فرماتے ہیں۔ ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔ گناہ بخشے جاتے ہیں اور رزق میں برکت کی جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس رات یعنی شب برات اللہ عزوجل غروب

آفتاب ہی سے آسمانِ دنیا پر نزول فرما کر اعلان فرماتے ہیں کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ ہم اس کی مغفرت کر دیں کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ اسے رزق دے دیں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اسے نجات دے دیں کیا کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے کہ اس کی حاجت پوری کریں۔ صبح صادق تک حق تعالیٰ شانہٗ یہی اعلان فرماتے رہتے ہیں۔

بعض بدبخت اس عظمت والی رات میں بھی محروم رہتے ہیں

یہ رات بہت عظمت و برکت والی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی مغفرتِ خاص بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ لیکن چند بدبخت ایسے بھی ہیں جن کا اس رات کی مغفرتِ عامہ میں کوئی حصہ نہیں اور وہ اس نعمتِ عظمیٰ سے بھی محروم ہی رہتے ہیں۔ ان افراد کا ذکر ابن قانعؒ کی اس روایت میں آتا ہے:

لَا یَنْظُرُ اللہ فیھا (ای فی لیلۃ النصف من شعبان) الی مشرکٍ ولا الی مشاحنٍ ولا الی قاطع رحمٍ ولا الی مُسبلٍ ازارٍ ولا الی عاقٍ والدیہ ولا الی مدمن خمرۃ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس رات میں (شب برات میں) درج ذیل اشخاص پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا:

۱۔ مشرک
۲۔ کینہ پرور
۳۔ قرابت داری کو ختم کرنے والا۔
۴۔ ماں باپ کا نافرمان۔
۵۔ تکبر کی وجہ سے شلوار، پاجامہ وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے کرنے والا۔
۶۔ شراب کا عادی۔

حضرت علیؓ کی ایک روایت کے مطابق زانیہ عورت بھی بخششِ خداوندی سے محروم رہے گی۔

شبِ برات کو کیا کرنا چاہئے

شب برات کو ہم کیا کریں؟ کس عمل میں رات گذاریں؟ دن کو کس کام میں مشغول رہیں؟ ان سب باتوں کا جواب ہمیں اس حدیث پاک سے ملتا ہے:

عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہٗ الا من مسترزق فارزقہٗ الا من مبتلی فاعافیہ الا من کذا الا من کذا حتی یطلع الفجر۔ (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں رات ہو۔ پس رات کو قیام کرو (یعنی شب بیداری میں نماز پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی تجلی آفتاب کے غروب ہونے کے وقت ہی سے آسمان دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "خبردار ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر دوں، خبردار ہے کوئی رزق لینے والا کہ اس کو رزق دوں، خبردار! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے چھڑا دوں، خبردار! کوئی فلاں فلاں حاجت والا ہے۔ طلوعِ صبح صادق تک اللہ عزوجل یہی آواز دیتے رہتے ہیں۔

تو گویا ثابت ہوا کہ ——

۱۔ شب برات کو تمام رات عبادت ذکر الٰہی اور نفلوں میں گذارنی چاہیئے۔
۲۔ دن کو روزہ رکھنا چاہیئے۔
۳۔ اس رات اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔
۴۔ اپنی دنیاوی و اخروی ضرورتیں ربّ دوجہاں کے حضور پیش کرے اور اس کی رضا طلب کرے۔

شب برات کی بارہ رکعتیں

ویسے تو اس تمام رات میں گناہوں کی معافی کا اعلان ہوتا رہتا ہے لیکن اس رات گناہوں کی بخشش کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر بارہ رکعتیں تجویز فرمائی ہیں۔ جن کے ادا ہونے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

'کتاب البرکات' میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

...ں شعبان کی پندرھویں تاریخ کو ...رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ہر ...ت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ ...رۃ اخلاص (قل ہو اللہ احد الخ) پڑھے ...اس کے تمام گناہ معاف کر دیے ...ائیں گے۔ اور اس کی طبعی عمر میں ...یت کی جائے گی"۔

شبِ برات کی دُعا

آگے آنے والی دعا اگرچہ لیلۃ القدر کے بارے ہے لیکن شب برات چونکہ لیلۃ القدر کے بعد سب سے زیادہ برکت والی رات ہے اس لئے یہ دُعا شب برات میں بھی کرنی چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

ترجمہ: اے پروردگار عالم! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما دے اے ربِ دوجہاں! میں تیری کریم ذات سے دنیا و آخرت میں معافی، سلامتی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں ——

اس کے علاوہ اپنی ضرورتوں کی دعا کرے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت طلب کرے۔ گناہوں سے توبہ کرے اور آئندہ افعالِ قبیحہ سے باز رہنے کا عزم صمیم کرے۔

صلوٰۃ التسبیح

ویسے تو یہ رات ہر قسم کی نفلی عبادت کے لئے ہے۔ چاہیے قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہے یا نماز کے ذریعے اپنے مالکِ حقیقی سے ہم کلام ہو۔ دل چاہے تو تنہائی میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرے اور مغفرت کا تمغہ حاصل کرے یا پھر مالکِ کائنات کے حضور اپنی حاجات پیش کرے اور تمام رات مناجات اور سرگوشی میں گذار دے ——

لیکن چونکہ اس رات کا اللہ عزوجل کی مغفرت سے خصوصی تعلق ہے اس لئے انسان کو اپنی کوتاہیوں سے توبہ کر کے مغفرت کی سچی طلب کرنی چاہیئے۔ اور گناہوں کی معافی اور مغفرت کے لئے "صلوٰۃ التسبیح" چونکہ نہایت ہی مؤثر ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس رات صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھ لے۔ تو ہم یہاں صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ذکر کرتے ہیں —— صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ عرض کرنے سے پہلے اس کی کچھ فضیلت بیان کرتے ہیں۔ ویسے تو اس کی فضیلت کئی احادیث میں آئی ہے۔ لیکن اختصار کے لئے ہم ایک حدیث مبارکہ پر اکتفا کر رہے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ اے عباسؓ! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں، ایک بخشش کروں، ایک چیز بتاؤں، تمہیں دس چیزوں کا مالک بناؤں، جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ شانہٗ تمہارے گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے[1]، چھپ کر کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب ہی معاف فرما دیں گے —— وہ کام یہ ہے کہ —— چار رکعت نفل (صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے) پڑھو۔ (اس کے بعد اس نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا) اگر ممکن ہو تو روزانہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ ہو تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو —— یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ تو ضرور ہی پڑھ لو[2]

صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اور بہت سے علماء سے اس کا طریقہ یوں نقل کیا گیا ہے:

صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعت شروع کرے۔ اور سبحانک اللّٰھُمَّ پڑھنے کے بعد الحمد شریف

[1] دوسری آیات و احادیث کی وجہ سے کبیرہ گناہوں معافی کے لئے توبہ کی شرط ہوگی ۱۲
[2] رواہ ابن داؤد وابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر وروی الترمذی عن ابی رافع نحوہ کذا فی المشکوٰۃ

پڑھنے سے پہلے پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر اَعُوْذُ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف اور کوئی سورۃ پڑھے۔ سورت کے بعد رکوع سے پہلے دس دفعہ ان کلموں کو پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں دس دفعہ ان کلموں کو پڑھے، پھر رکوع سے اٹھ کر، پھر دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس دس مرتبہ پڑھے۔ یہ پچھتر ۷۵ مرتبہ ہو گئی۔ اسی طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ پڑھے۔ اور چار رکعت میں تین سو ۳۰۰ مرتبہ پوری کرے۔ رکوع میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے پھر ان کلموں کو پڑھے اسیطرح رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد پہلے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھے پھر ان کلمات کو پڑھے پھر بسم اللہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھے[1]

ماہِ شعبان کے احکام

کرنے کے کام

۱۔ تمام ماہِ شعبان میں جس قدر ممکن ہو اور پندرھویں کو خصوصاً روزے رکھنے کا اہتمام کرے کہ یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے۔

۲۔ پندرھویں شب یعنی شب برات عبادت میں گذارنی چاہیئے خلوت میں، یا جلوت میں — لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جائے۔

۳۔ پندرھویں کو کھانا پکا کر غرباء میں تقسیم کر دے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۴۔ شعبان کے چاند کو اہتمام سے دیکھنے اور اس کی تاریخوں کو رمضان المبارک کے لئے خاص طور سے یاد رکھنے کا حدیث شریف میں حکم آیا ہے۔

نہ کرنے کے کام

۱۔ آتشبازی مطلقًا بالخصوص شب برات میں بہت بُری بات ہے۔ اس سے مکمل طور پر اجتناب چاہیئے۔

۲۔ اس شب میں برتنوں کا بدلنا، گھر لیپنا اور زیادہ چراغوں کا روشن کرنا بلا دلیل ہے۔

۳۔ چودہ تاریخ کو تیوہار منانا اور عیدوں کی طرح بچوں کو کپڑے پہنانا اور عیدی دینا بے اصل ہے۔

۴۔ بعض لوگ اس تاریخ کو مسور کی دال "ضرور" پکاتے ہیں یہ بھی بے اصل ہے۔

۵۔ شب برات کو خصوصیت سے حلوہ پکانا اور اس کو حکم شرعی جاننا دین کے اندر زیادتی ہے۔

۶۔ اس حلوے کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضورؐ کا دانت مبارک جب شہید ہوا تھا تو آپؐ نے حلوہ نوش فرمایا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ بعض کہتے ہیں کہ حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت اس دن ہوئی تھی یہ ان کی فاتحہ ہے۔ یہ سب بے اصل ہے۔ یہ دونوں واقعے ماہِ شوال کے ہیں۔

۷۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شب برات سے پہلے اگر کوئی مر جائے اور شب برات کو اگر اس کی فاتحہ نہ دلائی جائے تو وہ مردوں میں شامل نہیں ہوتا۔ یہ بالکل لغو ہے[2]

بالجملہ شعبان المعظم اور خصوصًا شب برات بہت بابرکت وقت ہے۔ اس مہینہ میں جس قدر ممکن ہو نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کہ یہی ہمارے اسلاف کا شیوہ ہے۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو شب برات کی عبادت اور اس کا روزہ تو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین یارب العالمین!

---

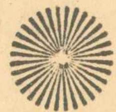
[1] مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو تبلیغی نصاب فضائل ذکر کا خاتمہ ص ۶۷۰ تا ۶۷۸

[2] "ماہِ شعبان کے احکام" جناب ایم عبدالرحمن صاحب لودھیانوی کے مضمون شائع شدہ در ہفت روزہ "خدام الدین" ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۶۱ء ص۱۱ سے ماخوذ ہیں ۱۲۔

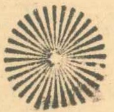
رنگ لایا ہے شہیدوں کا لہو!

پروانگان شمع ختم نبوت کا راولپنڈی میں تاریخی اجتماع

☆ قادیانیوں کے خلاف صدارتی آرڈیننس ☆ خیر مقدم اور خدشات کا اظہار ☆ جو ملا ہے اسے ہضم کرو جو نہیں ملا اس کے لیئے کوشش جاری رکھو۔ ☆ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ ☆ مجلس عمل کی طرف سے حکومت کو مہلت ☆ ہم کچھ دیر انتظار کرتے ہیں علماء کا اعلان ☆ داڑھی والوں کو راولپنڈی جانے میں پولیس رکاوٹوں کا سامنا ☆ عاشقان رسالت کا کاروان شوق منزل بمنزل ☆☆



ترتیب و تحریر — عبدالرشید انصاری



مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ۱۷ فروری کو سیالکوٹ کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں واضح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ حضور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان ختم نبوت کے تحفظ اور غلام افرنگ مرزا قادیانی کی ذات فتنہ انگیز کی سرکوبی کے لیئے ۳۰ اپریل تک مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو یکم مئی سنہ ۱۹۸۴ء کا سورج قادیانیوں کے لیئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں کے عملی اقدام کی بروِ تاباں لیکر طلوع ہوگا۔ ۱۷ فروری کے معاً بعد سیالکوٹ سے لے کر کوئٹہ تک اور کراچی کے ساحلوں سے لے کر گلگت کی برف پوشی وادیوں تک ملک کا ہر گوشہ اللہ اکبر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ مسلمانوں کے ایمان کے حفاظت اور انگریز کے خود کاشتہ پودے کی بیخ کنی کے لئے سو سال پہلے جو قافلہ مولانا عبید اللہ مولانا عبدالقادر لدھیانوی امام المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں عمل و قربانی کی راہ وفا پر گامزن ہوا تھا اسی کے پیروان صداقت شعار علماء حق میدان عمل میں آ گئے۔ فیصل آباد، کوئٹہ، کراچی اور گوجرانوالہ کی عظیم الشان کانفرنسوں کے علاوہ پاکستان کے دور افتادہ قصبات و دیہات تک میں روح پرور اجتماعات منعقد ہوئے۔ ختم نبوت کے قافلہ سالاروں نے اسلامیان وطن سے اللہ کے آخری رسول کی عظمتوں کے نام جانوں کا قربانی پیش کرنے کا عہد لیا۔ جیسے جیسے راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا وقت قریب آ رہا تھا ایسے ایسے ملک بھر میں دینی ولولوں کی ایمان افزا ہواؤں کے جھونکے تیز تیز ہوتے چلے گئے اس تیزی میں اضافہ اور شدت صاف بتا رہی تھی کہ شمع رسالت کے پروانے یکم مئی کا بیتابی سے انتظار کر رہے ہیں۔ فیصل آباد اور کوئٹہ کے بعد کراچی میں انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر سے علماء کا خطاب اور دوسری ہی شب گوجرانوالہ میں دلوں میں پروان چڑھنے والے جذبات کی ہلکی سی جھلک مولانا ضیاء القاسمی کی گرفتاری کے بعد پورے ملک کا سراپا احتجاج بن جانا یہ آسمان پر نمودار ہونے والے سب بادل ۲۷ اپریل کو راولپنڈی کی ختم نبوت کانفرنس کے ساتھ کسی ایسے طوفان کا پتہ دے رہے تھے جو اپنی راہ میں رکاوٹ بننے والی کسی بھی طاقت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا اس لیئے حکومت نے صورت حال کی

نزاکتوں کا احساس کرتے ہوئے ۲۶ اپریل کو ایک آرڈیننس جاری کیا ہم فیصل آباد سے پنڈی جانے کے لئے پابرکاب تھے کہ رات سوا نو بجے ٹی۔وی پر قادیانیوں کے خلاف صدارتی آرڈیننس کے اجراء کی اطلاع فون پر نظام العلماء کے رہنما جناب ضیاء الدین نے ہمیں پہنچائی۔ اسی روز مجلس عمل کے رہنما مولانا عبدالحکیم کا یہ بیان بھی قومی اخبارات میں شائع ہو چکا تھا کہ حکومت نے راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کی اجازت دے دی ہے اور یقین دلایا ہے کہ کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ مطلع صاف ہو چکا تھا کہ اب راولپنڈی میں مطالبات و احتجاج کے لئے نہیں بلکہ عظیم کامیابی پر اللہ کے حضور اظہار تشکر کے لئے مسلمان جمع ہوں گے سوا گیارہ بجے رات فیصل آباد سے روانگی شیخوپورہ گذرنے پر قریباً سب سواریاں نیند سے ہمکنار ہونے لگیں اچانک آواز آئی "چلو چلو" نیچے اترو! ہم چونکے دیکھا تو گوجرانوالہ کے ۲ دو مسلح سپاہی بس میں موجودہ داڑھی والوں کو باہر بلا رہے تھے باہر آئے پوچھا کیا بات ہے کوئی حادثہ پیش آیا ہے یا کسی ملزم کی تلاش ہے کیا ہے جواب تھا کیا آپ اسلام آباد مشن پر جا رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی سامان بھی ہے ۲ دو تین فقروں کے بعد ہم بس میں واپس آبیٹھے سفر دوبارہ شروع ہوا اور تمام سواریاں ایک دوسرے سے سوال کر رہی تھیں کہ آخر ان داڑھی والوں ہی کو پولیس نے استقبال کا شرف کیوں بخشا ایک صاحب نے بتایا کہ جہلم

کے پل پر آپ کا زبردست استقبال ہو گا اور انہوں نے نصیحت کی کہ آپ یہ نہ کہیں کہ ہم کانفرنس میں شرکت کرنے جا رہے ہیں۔ آخر آپ کو اور بھی تو کام ہوں گے آپ صرف انہی کا ذکر کریں۔ دریائے جہلم کا پانی اپنے گردوپیش سے بے نیاز رواں دواں تھا مگر ہمیں روک لیا گیا۔ جھنگ کے حکیم مولانا محمد یٰسین صاحب انصاری بمع رفقاء پولیس افسر سے راستہ چھوڑنے کا کہہ رہے تھے لہجہ میں دونوں طرف شدت تھی مگر ایک طرف انتظامی احکامات کو گن فیکونی انداز میں نافذ کرنے کا خمار تھا اور دوسری جانب محمل لیلیٰ سے دور رکھنے پر قیس کا دل یوں آتش بداماں کہ پورے جنگل کو آگ لگا دے۔ ہم یہاں سے بھی بعافیت آگے بڑھ گئے۔ سوہاوہ سے کچھ اسطرف بس رک گئی سڑک کے بائیں جانب باریش لوگوں کے استقبال کے لئے باقاعدہ شامیانے لگا کر پولیس نے کیمپ قائم کر رکھا تھا۔ ہم متعلقہ افسر سے بات شروع کر ہی رہے تھے کہ ہمارے بس ڈرائیور کو چلے جانے کا اشارہ ملا اور ہمیں حکم دیا گیا کہ آج نماز جمعہ آپ دینہ میں جا کر ادا کر لیں اور بعدہٗ پنڈی تشریف لے جائیں ہم نے بہت سمجھایا کہ ہم نے دینہ نہیں جانا دین کے لئے اسلام آباد جانا ہے لیکن ہماری بس جا چکی تھی۔ ہمیں سڑک کے دائیں کنارے باوردی نوجوانوں کے حلقہ میں بحفاظت پہنچایا گیا ہم سے پہلے ایک تقدس مآب شخصیت بہت پریشان کھڑی تھی ان کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ختم نبوت

کانفرنس میں شرکت کے لئے نہیں بلکہ کہیں قوالوں کے دربار پہ حاضری لگوانے تنہا سے جا رہے تھے محض داڑھی ہونے کی سے وہ بھی روک لئے گئے۔ پانچ چھ بعد پنڈی سے ایک بس آپہنچی تو ہمیں پر سوار کروا دیا گیا۔ ضیاء الدین صاحب نے فیصل آباد جانا تھا اور میں نے لاہور اس لئے گوجرانوالہ تک مشترکہ سفر کی نیت سے ٹکٹ لے لئے گئے اب ہم واپس رہے تھے۔ راولپنڈی ہم سے دور سے دور تر ہو رہی تھی۔ مصلحت کہتی تھی چلو چھوڑو جو کچھ ہونا تھا جو کام تمہارے اختیار میں نہیں اور تم اس کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا۔ مگر شوق کہتا تھا

؎ مصلحت نہ سکھا جبر ناروا سے مجھے
میں سربکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے

شوق و ضبط شوق میں کشمکش جاری تھی کہ بس دینہ کے سٹاپ پر رکی اور ہم یہیں اتر گئے دینہ کے احباب سے ملاقات اور فون پر لاہور میں مولانا محمد اجمل صاحب قادری سے گفتگو ہوئی، امور سحور کی ادائیگی کے بعد تازہ دم ہو کر دینہ ریلوے اسٹیشن پہنچے قریبی دیہات کا ایک باریش نوجوان اور لاہور سے ایک عالم دین جن کا اسم گرامی غالباً عطاء اللہ تھا پلیٹ فارم پر گھوم رہے تھے چاروں نے مشورہ کیا۔ اطلاع یہ تھی کہ راولپنڈی اسٹیشن پر بھی داڑھی والوں کو ویلکم کہا جا رہا ہے اور شہر میں داخلے کی اجازت نہیں

منگلا بند دینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے رائے یہ پیش ہوئی کہ نماز جمعہ سے پہلے وہاں گھوم پھر آئیں فضاؤں میں تغیر کے بعد تین بجے تک بھی پنڈی پہنچ جائیں تو حضور ختمی مرتبت کے نام کے ناموس کی خاطر جمع ہونے والوں میں ہمارا نام بھی شامل ہو جائے گا سگنل ہو چکا تھا ریل کار جہلم سے بھاگی آرہی تھی۔ برادرم ضیاء الدین پنڈی کے لئے ٹکٹیں لے آئے اور ہم پرچہ باداباد کا نعرہ لگاتے ہوئے گاڑی میں سوار ہوئے تو لوگوں نے حیرانگی سے ہمیں دیکھا اور عزت واحترام سے بیٹھنے کے لئے جگہ دی اور خدشہ ظاہر کیا کہ شاید ہم راولپنڈی پہنچنے نہ پائیں گے کیوں کہ نارووال سے آنے والی اس ریل کار سے بھی جہلم اسٹیشن پر فرض شناس پولیس نے باریش عازمین راولپنڈی کو اتار لیا ہے۔ میں نے احباب سے درخواست کی کہ بظاہر منتشر ہو جائیں الگ ہو کر بیٹھیں آخر ہم وطن پاک کے دارالحکومت جا رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہی وصیت کی تھی کہ مصر کے دارالسلطنت میں اکٹھے داخل نہ ہوں۔ اس لئے ممکن ہے ہم بھی کامیاب ہو جائیں۔ گاڑی میں ہمارا ہر ہم سفر ہمارے بارے میں فکرمند تھا۔ راولپنڈی اسٹیشن بھی آگیا۔ ادھر ادھر جھانکتے ہوئے نکلے۔ شہر میں داخل ہوئے ہوٹل پر کھانا کھایا راستہ میں ایک مسجد میں وضو کیا اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم تعلیم القرآن جا پہنچے ہر کوچہ و بازار کی نکڑوں کونوں پر امن عامہ کے محافظ چاک و چوبند دستے مدمقابل کے لئے بنیان مرصوص بنے کھڑے تھے مگر دارالعلوم کے صدر

دروازہ سے کافی دور دور تک ٹریفک کا نظام دینی مدارس کے طلباء اور ختم نبوت کے رضاکاروں کے کنٹرول میں تھا قریباً پونے ۱۲ بارہ بجے دارالعلوم کی مسجد کے صحن پر نظر پڑی انسانی سروں کی چادر تنی ہوئی تھی قدرے سعی و جہد کے بعد ایک جگہ ہم بھی بیٹھ گئے انسانی اژدھام شامیانوں میں سرایت کر کے مجمع تک پہنچنے والی دھوپ کی تمازت اور مقرروں کی شعلہ نوائی میں کبھی کبھی ہلکی ہلکی ہوا مداخلت کر ہی دیتی تھی پینے کے لئے پانی کا کہیں کوئی انتظام نہ تھا بایں ہمہ کوئی شخص اپنی جگہ سے ہلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اسٹیج سیکرٹری صاحب ہر مقرر کے اعلان کے ساتھ دو منٹ وقت کا تعین کر رہے تھے مگر عقیدہ و ایمان کی دنیا نے وقت کے ضابطوں کی زنجیریں کبھی نہیں پہنی۔ ملک بھر کے نمائندگان پریس اور فوٹوگرافرز بھی شام ساڑھے پانچ بجے تک صبح دس بجے سے موجود رہے۔ ضلع ہزارہ کے ایک عالم دین نے اپنی تقریر میں کہا اگر ہمارے قافلوں کو روک نہ لیا گیا ہوتا تو آج راولپنڈی کی وسعتیں ختم ہو جاتیں اور شرکاء کانفرنس کی موجودہ تعداد چار گنا ہوتی انہوں نے انتظامیہ پر وعدہ شکنی کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ضلعی حکام نے ہم سے کہا تھا مسلح ہو کر نہ جائیں ہم نے یہ بات مان لی پھر کہا گیا بسوں پر نعرے اور بینر بھی نہ لگائیں ہم نے یہ بھی مان لیا مگر پھر بھی قافلوں کی آمد پر پابندی عائد کر کے ہمیں دینی کام سے روکا گیا ہے اور بے دینی کا ارتکاب کیا گیا۔ مرکزی مجلس عمل کی طرف سے مولانا

زاہد الراشدی نے فیصلوں کا اعلان کیا اور بتایا کہ ہمارے چار مطالبات میں سے صرف ایک کے بارے میں آرڈیننس جاری ہوا ہے تاہم مجلس عمل نے حکومت کو مہلت دینے کا فیصلہ کرتے ہوئے یکم مئی سے تحریک کے آغاز کی تاریخ منسوخ کر دی ہے ہم وقت دیتے ہیں انتظار کریں گے مطالبات کی منظوری تک اجتماعات اور ختم نبوت کانفرسوں کے انعقاد کا سلسلہ ملک میں جاری رہے گا حکومت نے جو آرڈیننس جاری کیا ہے اگر اس پر عمل درآمد نہ ہوا تو مجلس عمل اپنے سابقہ پروگرام کی نئی تاریخ کا اعلان کر دے گی مرزائیوں کے مسجد مسمار کرنے کا فیصلہ کرنے کا فیصلہ ہونے تبدیل نہیں کیا ہم ۱۹۵۳ء کی طرح گھر جا کر نہیں بیٹھیں گے آج سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا آغاز کیا جا رہا ہے مطالبات تسلیم ہونے تک ہمارا سفر جاری رہے گا۔

مولانا احسان الحق دارالعلوم تعلیم القرآن کے مہتمم اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم و مغفور کے فرزند و جانشین مولانا احسان الحق نے کہا کہ اگر حکومت نے ہمارے مطالبات تسلیم نہ کئے اور اپنے جاری کردہ آرڈیننس پر عمل نہ کیا تو لوگ اسی دارالعلوم سے سر پر کفن باندھ کر میدان میں آجائیں گے اور مولانا اسلم قریشی کے خون کا بدلہ لئے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن مجلس عمل ختم نبوت کے نائب صدر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس کے اجراء کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرتے ہیں ۔ قادیانیوں کا تمام لٹریچر اسلام کی توہین اور مخالفت سے بھرا ہوا ہے اس لیئے اب صوبائی حکومتیں اس آرڈیننس کے تحت کاروائی کریں ۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اس آرڈیننس کے اجراء سے آپ کا کام ختم نہیں ہوا بلکہ ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے جہاں بھی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہو آپ مجرموں کو قانون کے حوالے کریں

علامہ ع غ کراروی شیعہ رہنما علامہ علی غضنفر کراروی نے کرارے فقروں سے تقریر کا آغاز اور اختتام کیا انہوں نے کہا ختم نبوت کی تحریک میں ہم بھی چار یاری ہو گئے ہیں ۔ اس کی وضاحت انہوں نے یوں کی کہ اس تحریک میں دیوبندی ، بریلوی ، اہلحدیث اور شیعہ چار مکاتب فکر کا اتحاد اور کامیابی کی علامت ہے اس لیئے امیر مجلس ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم اس اتحاد کو ٹوٹنے نہ دیں اسے قائم رکھیں ۔ علامہ کراروی نے کہا آج ہم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ، مولانا داؤد غزنوی ، مولانا ابوالحسنات ، حافظ کفایت حسین ، مولانا مفتی محمودؒ ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ ، مولانا تاج محمود اور شہدائے ختم نبوت کی روحوں کو سلام پیش کرتے ہیں ۔ صدر پاکستان نے آرڈیننس جاری کر کے وعدہ کر لیا ہے پہلے جتنے وعدے انہوں نے کئے وہ جھوٹے لوگوں سے تھے یہ وعدہ ہمارے ساتھ ہے اس لیئے امید ہے کہ وہ ایفاد کریں گے ۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی کراچی کے جید عالم دین اور مجلس ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانیوں کے خلاف صدارتی آرڈیننس کے اجراء پر میں کراچی سے لے کر گلگت تک تمام اسلامیان پاکستان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر مولانا سید محمد یوسف بنوری اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان تک تمام اکابرین مجاہدین عظام ، بزرگان دین اور علماء حق کی سعید روحوں کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کا آغاز سید نا صدیق اکبر رضؓ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا حضرات صحابہ کرام رضؓ نے اس جہاد میں استقامت کا وہ مظاہرہ کیا جس کی نظیر اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی ۔ تحفظ ختم نبوت کے اس جہاد میں حضرت عمر رضؓ کے بھائی حضرت زید بن خطاب رضؓ اور حضرت سالم بن حذیفہ رضؓ جیسے علماء کبار صحابہ رضؓ میں شہید ہو گئے یہ تحریک تاحال جاری ہے ہمارا مقصود یہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک خدا کی زمین مرزائیوں سے پاک ہو جائے مرزائیوں کو چاہیئے کہ صدق دل سے یا تو اسلام قبول کر لیں یا اپنا کفر و ارتداد تسلیم کر لیں ۔ تیسری صورت ان کے بچاؤ کی صرف یہ ہے کہ ہمارا ملک چھوڑ جائیں ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم کا اعلان اس دارالعلوم تعلیم القرآن سے ہوا تھا اور دس سال بعد ۱۹۸۴ء میں اس صدارتی آرڈیننس کا اعلان بھی یہیں سے ہو رہا ہے اس لیئے قادیانیوں کے قانونی محاسبے کا آغاز بھی اسی ادارہ کی زیر سرپرستی اسی شہر سے ہونا چاہیئے ۔ انہوں نے کہا جو ملا ہے اسے ہضم کرنے کی کوشش کرو جو نہیں ملا اس کے لیئے مطالبہ اور جدوجہد جاری رکھو ۔

مولانا نذیر اللہ حیدر آباد میں مجلس ختم نبوت کے مبلغ مولانا نذیر اللہ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا صدارتی آرڈیننس کے اجرا کی صورت میں چند مطالبات کی منظوری کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری جدوجہد ختم ہو گئی ہے جب تک قادیانی دنیا میں موجود ہیں ان ریشہ دوانیاں ختم نہیں ہوں ۔ کنری سندھ میں ایک شخص محمد مالک کی بیوی اور دو بچوں کو اغوا کر کے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ قادیانی ہو جائیں ورنہ محمد مالک کی بیوی اور بچوں کو واپس نہیں کیا جائے گا ۔ آئی ۔ جی سندھ کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر قادیانیوں کے خلاف اقدام کریں اور محمد مالک کے اہل خاندان کو مرزائیوں کی قید اور ظلم و ستم سے نجات دلائیں ۔

مولانا زکریا کراچی کے مذہبی رہنما مولانا محمد زکریا نے کہا صدارتی آرڈیننس کا اجرا ایک اچھا اقدام ہے مگر ضروری ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی مناصب سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے وگرنہ مطلب یہ ہو گا کہ قادیانی افسران کو انتقامی کاروائیاں کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے ۔

شیخ رشید راولپنڈی کے کونسلر اور سماجی رہنما شیخ رشید نے کہا صدر ضیاء الحق نے نیک کام کیا ہے یہ اقدام صرف قادیانیوں کے خلاف نہیں بلکہ ان کے سرپرستوں امریکہ اور برطانیہ کے خلاف ہے ۔ اب صدر کے خلاف سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیئے ہمیں صدر کی تائید کرنا چاہیئے ۔ انہوں نے کہا حقیقت یہ ہے کہ صدر پاکستان کے دینی اقدامات میں صحیح

مؤید صرف علماء کرام ہیں ہمیں حکومت سے لڑنے کی بجائے حکومت کو ساتھ لے کر اصل دشمن سے لڑنا چاہیئے ۔

مولانا عبدالحکیم سابق ایم این اے اور راولپنڈی کے ممتاز رہنما مولانا عبدالحکیم نے کہا علماء کرام صرف قرآن و سنت کے ساتھ ہیں کسی شخصیت کے ساتھ اگر صدر ضیاء الحق قرآن و سنت پر عمل کریں اور ان کی حکومت دین اور اہل دین کے خلاف اقدامات نہ کرے تو علماء کی ان سے کوئی ذاتی لڑائی نہیں ہے ۔ لیکن صورتحال یہ ہے کہ ختم نبوت کانفرنس کو ناکام بنانے کے لیئے اضلاعی حکام نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے ۔ کانفرنس میں شرکت کے لیئے آنے والے بے شمار لوگوں کو تھانوں میں بند کر دیا گیا اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر ضرور راولپنڈی جانا چاہتے ہو تو داڑھیاں منڈوا کر جا سکتے ہو ۔ یہ سب کچھ کس کی اجازت سے اور کس کے حکم پر ہو رہا ہے ۔ حکومت صدق دل سے ہمارے مطالبات تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے ۔

مفتی مختار احمد نعیمی راولپنڈی کی اس تاریخی ختم نبوت کانفرنس میں بریلوی مکتبہ فکر کی نمائندگی کرنے والے علماء میں سیالکوٹ کی جامع مسجد ڈونگہ باغ کے خطیب مولانا مفتی مختار احمد نعیمی بہت نمایاں رہے ۔ عشق رسالت کا دعوی سب کرتے ہیں لیکن مفتی احمد یار کے فرزند کی طرح گہ الفت میں قدم رکھنا ہر کسی کا کام نہیں ہے چنانچہ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ پانچ چھ ماہ میں اپنوں سے فقیر کو جو گالیاں ملی ہیں ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا میں نے نہت سوچا اور سوچ سمجھ کر اپنے ضمیر کے مطابق خود فیصلہ کیا ہے ۔ جب میں نے اپنے اندر جھانک کر دیکھا تو میرے اندر ایک مفتی موجود تھا اس نے کہا اپنوں کی نہ سن کملی والے آقا کی سُن ۔ میں ذاتی طور پر نہیں آیا میں پورے بریلوی مکتبہ فکر کی نمائندگی کر رہا ہوں اس اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علماء ایسے جمع ہو بیٹھے ہیں کہ دین کا حسین گلدستہ بن گیا ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی کا حکم نامہ میرے پاس موجود ہے میرے داخلے پر نوے ۹۰ دن کی پابندی تھی مگر میں مضطرب تھا کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہوں گے اس لیئے آپہنچا ہوں ، حکومت نے آرڈیننس جاری کر دیا ہے ۔ اس میں مرزائیوں کو جن الفاظ اور اصطلاحات کے استعمال سے روکا گیا ہے ان میں "نبی" اور "رسول" کے الفاظ شامل نہیں ہیں اگر یہ سہواً ہوا ہے تو اس میں ان الفاظ کو بھی شامل کیا جائے ۔ "نبی" اور "رسول" کے الفاظ حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی کے لیئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ میں آرڈیننس کے اجرا پر حکومت کا شکریہ ادا نہیں کروں گا شکریہ وہ ادا کرتے رہیں جو ختم نبوت کانفرنسوں کے مقابلہ میں یا رسول اللہ کانفرنس منعقد کرتے رہے ۔ یہ کانفرنسیں تحریک ختم نبوت کو نقصان پہنچانے اور انتشار پیدا کرنے کے لیئے منعقد کی جاتی رہی ہیں اس لیئے ان پر ثواب نہیں ملے گا ۔ مفتی صاحب نے پرزور الفاظ میں یہ فتوی سنایا کہ ختم نبوت کا منکر کافر ہے یا رسول اللہ کی "یا" کا منکر کافر نہیں ہے جہاں نعرہ رسالت کا تعلق ہے اس کا کوئی مسلمان مخالف نہیں ہے اس کے ساتھ ہی مفتی مختار احمد نے دارالعلوم تعلیم القرآن کے در و دیوار کو گواہ بناتے ہوئے نعرہ رسالت لگایا لوگوں نے اس کا جواب محمد رسول اللہ اور زندہ باد کے الفاظ سے دیا ۔ مفتی مختار احمد صاحب نعیمی نے بتایا کہ سیالکوٹ کے جانثاران ختم نبوت کے قافلہ کی قیادت مولانا محمد اسلم قریشی کے بیٹے صہیب اور والدہ نے کرنا تھی مگر انتظامیہ سیالکوٹ نے انتظامات ایسے کئے تھے کہ ہمیں ان کی خدمت میں حاضر ہونے اور بات کرنے کا موقعہ ہی نہ دیا گیا اس لیئے ہم اکیلے اکیلے یہاں پہنچ سکے ہیں اور صہیب اسلم قریشی ہی اپنے باپ کی مظلومیت کا مقدمہ لے کر تمہارے پاس آیا ہے آج ہم سلام کرتے ہیں مولانا محمد اسلم قریشی کو جن کے اغواء ۱۹۸۳ء کی اس تحریک ختم نبوت کی بنیاد فراہم کی انہوں نے مزید کہا کہ اگر مولانا محمد اسلم قریشی کی والدہ جنہوں نے بیٹے کی مظلومیت پر رو رو کر اپنی آنکھوں کی بینائی بھی ضائع کر لی ہے آج خود یہاں پہنچ جاتیں تو ایک قیامت برپا ہو جاتی ۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ سیالکوٹ کی انتظامیہ نے بس مالکان کو منع کر دیا کہ راولپنڈی ختم نبوت کانفرنس پہنچنے سے روکا گیا ہے میں روکنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ کل کہیں جانے سے ختم نبوت کے فداکاروں نے تمہیں راستے میں روک لیا تو پھر کیا کرو گے جب تمہارے پاس یہ اختیارات کی

وردی بھی نہیں ہوگی ۔ انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں اس مطالبے کو پھر دہرایا کہ صدارتی آرڈیننس میں ترمیم کر کے مرزائیوں کو "نبی" اور "رسول" کے الفاظ حضور اکرمؐ کے بعد کسی اور کے لیئے استعمال کرنے سے روکا جائے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی

فاتح ربوہ اور تحریک ختم نبوت کے کہنہ مشق رہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی نے صدارتی آرڈیننس میں ترمیم کے لیئے مولانا مفتی مختار احمد نعیمی کے مطالبے کی پرزور تائید کی اور کہا کہ ایک وقت وہ تھا جب مرزائیوں کو کافر کہنے پر ہمیں جیل بھیج دیا جاتا تھا سابق صدر یحییٰ خان کے دور میں ایک سال اور موجودہ حکومت کے ابتدائی عہد میں ایک ماہ تک قید و بامشقت اسی جرم کی پاداش میں میں نے کاٹی ہے لیکن قادیانیت باطل ہے اور ان الباطل کان زھوقا ۔ باطل کو بہر حال مٹ جانا اور ختم ہو جانا ہے ۔ اور اب مرزائیت کے دن پورے ہو چکے ہیں ۔ مرزا طاہر کہتا ہے یہ صدی احمدیت کی صدی ہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ قادیانی نوشتہ دیوار پڑھیں کہ اگر انہوں نے قادیانی ہی رہنا ہے تو اپنی اصلی حیثیت کافر و مرتد ہونے کی تسلیم کریں یا پاکستان چھوڑ کر اپنے آقایان ولی نعمت کے پاس چلے جائیں ۔ قادیانی جب تک خود کو مسلمان کہنے سے باز نہ آئیں وہ زندیق ہیں وہ شرعاً واجب القتل ہیں کوئی مسلمان حکومت زندیق کو جان و مال کا تحفظ فراہم کرنے کی پابند نہیں ہے ۔

انہوں نے کہا صدارتی آرڈیننس پر اگر پوری طرح عمل ہو جائے تو ابھی سے چند روز میں میدان صاف ہو جائے گا ۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے حکومت سے کہا افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کی منافقانہ پالیسی مسلمان حکومت کو زیبا نہیں ہے ۔ ہمارے بعض مطالبات صدارتی آرڈیننس کے اجراء کے ذریعہ تسلیم کیئے گئے مگر بعض نہیں مانے گئے کیا ہمارے تمام مطالبات اسلامی اور دین کے مطابق نہیں ہیں پھر بعض کو ماننا اور بعض کو چھوڑنا کیوں گیا ہے ۔ مولانا چنیوٹی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے پاسپورٹ ضبط کر لیئے جائیں کیونکہ ان میں انہوں نے خود کو مسلمان لکھا ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا جب ہمارے مطالبات خالصتاً اسلامی اور دینی ہیں تو پھر ان کی قسط وار منظوری ہمیں قبول نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا مولانا اسلم قریشی کو اگر شہید کر دیا گیا ہے تو ان کی شہادت کا خون مرزائیت کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا ۔ اسلم قریشی کے اغوا کی تحقیقات کے لیئے سابق ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد، ایس پی طلعت محمود اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے اور لاہور کے شاہی قلعے میں ہمارے سامنے تحقیقات کرائی جائے اگر ان لوگوں سے مجرم نہ ملیں تو ہمیں گولی مار دو جو لوگ مرزا ناصر کو بچانے کی کوشش کریں گے موجودہ سیلاب انہیں بھی بہا کر لے جائے گا ۔

مولانا محمد شریف جالندھری

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد شریف جالندھری نے کہا کہ قادیانیوں کے سنہرے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہونے دیئے جائیں گے ۔ اکابر اہل حق اور مسلمانوں کی قربانیوں اور جدوجہد کی برکت سے قادیانیت ۱۹۵۳ء ہی میں عرف عام میں گالی بن گئی تھی ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم کا قادیانیوں نے مذاق اڑایا اور کہا کہ یہ کاغذ کا پرزہ ہے اور اب مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں صدارتی آرڈیننس جاری ہوا ہے اسے ہم کاغذی پرزہ نہیں رہنے دیں گے اس پر عمل کروائیں گے اور حقیقت بنائیں گے ۔ مولانا جالندھری نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کی عبادت گاہوں اور مراکز پر کڑی نظر رکھیں اگر وہاں اذان یا نماز پڑھی جائے تو مقامی پولیس کو اطلاع دیں تاکہ صدارتی آرڈیننس کے مطابق قانونی کارروائی ہو سکے اگر پولیس کارروائی نہ کرے تو مجلس ختم نبوت کے دفتر میں اطلاع کی جائے

دیگر مقررین

کراچی کے ممتاز عالم دین مولانا آصف قاسمی، اور عبدالرحمن باوا، فیصل آباد کے مولانا محمد اشرف ہمدانی، مولانا عبدالرحیم اشرف، صاحبزادہ طارق محمود اور مولانا امداد الحسن نعمانی، چنیوٹ کے مولانا عبدالرؤف چشتی، جھنگ کے مولانا حق نواز، ملتان کے مولانا عبدالمجید شاہ ندیم مولانا عبدالشکور دین پوری، ساہیوال کے سید امیر حسین شاہ گیلانی، بھکر کے مولانا محمد عبداللہ، رحیم یار خان کے مولانا رشید احمد لدھیانوی، حسن ابدال کے مولانا حامد علی، چترال کے مولانا نور اللہ گلگت کے قاضی مولانا عبدالرزاق، راولپنڈی

(باقی ۹ پر)